

2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی چائزہ

مالي سال 20ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی معاشی سرگرمی کی حد تک کمزور رہی۔ اس صورت حال کو جزوی طور پر کلی معاشی استحکام کے اقدامات کے تسلیل سے منسوب کیا جاسکتا ہے جن کے صنعتی شعبے پر قابل ذکر اثرات مرتب ہوئے۔ ابتدائی تجھیںوں سے پہلے چلاتا ہے کہ مالي سال 20ء میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں کچھ بہتری کے باوجود کپاس کی پیداوار میں کمی اور چینی اور چاول کی فصلوں کی کمزور کارکردگی کے اثرات زراعت کے شعبے میں نمو کو محدود کر سکتے ہیں۔ خدمات کا شعبہ بھی اجنس کے پیداواری شعبے میں پیش رفتہ سے متاثر ہوا، جس کی عکاسی تھوک اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور موافقات کے شعبوں سے متعلق بعض اظہاریوں میں اعتدال یا کمی سے ہوتی ہے۔

خصوصاً، مالي سال 20ء میں زرعی شعبے کی نمو کی سمت کا دار و مدار گندم اور گلہ بانی کے شعبے کے نتائج پر ہو گا۔ گلہ بانی کے اظہار یہ فی الحال دستیاب نہیں ہیں، تاہم گذشتہ بر س کے مقابلے میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے لیکن یہ ابھی تک حکومت کے مقررہ ہدف سے کم ہے۔ ریچ کے موسم میں خام مال کی بہتر دستیابی کے باوجود پیداوار میں متوقع اضافہ کپاس کی نمو میں کمی کی تلافی کے لیے ناکافی ثابت ہو سکتا ہے۔

مالي سال 20ء کی دوسرا سماں میں بڑے پیانے کی اشیاسازی کے شعبے نے مالي سال 20ء اور مالي سال 19ء دونوں کی پہلی سماں ہیوں کے مقابلے میں کچھ ثبت علامات دکھانا شروع کیں اور نمو کی صورت حال میں قابل ذکر بہتری آئی۔ تغیرات سے مسلک صنعت میں نمایاں توسعہ ہوئی جسے بظاہر سینٹ کی برآمدات اور حکومت کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے سے فائدہ پہنچا۔ مزید برآں، سازگار موسيی حالات (جو خام مال سے بلند سکروز جزر کالے میں معاون تھا) کے ساتھ ساتھ چکل کاری کے موسم کا گذشتہ بر س کی نسبت قدرے بروقت آغاز چینی کی پیداوار میں تیزی سے اضافے کا سبب بنا۔ ٹیکٹشائل کے شعبے کی پیداوار بھی زیادہ برآمدات کی بدولت بڑھ گئی۔ منقی پیش رفتہ میں گاڑیوں کی صنعت کی کمزور کارکردگی جبکہ پیٹرولیم نے بھی بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو کرنے میں کردار ادا کیا۔ گیس کی رسید میں رکاوٹوں کی وجہ سے کھاد کے شعبے میں ست روی دیکھی گئی۔ بحیثیت مجموعی ملکی طلب میں کمی اور عالمی نمو کو لا حق خطرات بڑھنے سے صنعتی شعبے کی پیداوار میں کمی کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

خدمات کے شعبے میں نومکان اخصار اجتناس کے پیداواری شعبے کی کارکردگی پر ہوتا ہے۔ درآمدات کے سکلنے اور فصلی شعبے کی کمزور کارکردگی سے خردہ ذیلی شعبے کی نوموتاثر ہونے کا خدشہ ہے، جبکہ معاشی ست رفتاری کے ٹرانسپورٹ شعبے کی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کی مزید نشاندہی پیغمبر ولیم صنعت اور کرشم گاڑیوں کی فروخت میں کمی سے ہوتی ہے۔ اب تک امید کی کرن بیکوں کی نفع یابی ہے، جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں بلند رہی، جسے جزوی طور پر اس وقت کے شرح سود کے منظراً سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

2.2 نراعت

خریف کے موسم میں قدرے ست رفتاری کے بعد ابتدائی انہصاریے ریچ کے موسم میں زرعی شعبے میں کچھ بہتری کے عکس ہیں۔ خریف کے موسم میں کپاس کی پیداوار میں گذشتہ برس کے مقابلے میں بالترتیب 4.2 فیصد کمی کا تجھیہ لگایا گیا ہے، جس سے مالی سال 20ء کے لیے 25.7 فیصد کا بدف حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اگرچہ مالی سال 20ء میں گنے کی پیداوار اپنے مقررہ ہدف سے تقریباً 1.5 فیصد کم ہے لیکن پھر بھی یہ گذشتہ برس سے تھوڑی سی زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ اسی طرح مالی سال 20ء میں چاول نے معمولی کارکردگی دکھائی کیونکہ

اس کی پیداوار 3.0 فیصد کے فرق سے بدف حاصل نہیں کر سکی اور گذشتہ برس کی سطح کے قریب رہی۔ ریچ میں خام مال کی صورت حال گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتر رہی۔ خصوصاً، پانی کی دستیابی 5 سالہ اوسط سے زائد رہی، قرضوں کی تقسیم میں نمایاں اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 19ء کے مقابلے میں یوریا کا استعمال بڑھ گیا۔ گذشتہ برس کے موسم ریچ کے مقابلے میں خام مال کی بہتر صورت حال سے نصولوں کی پیداوار، خصوصاً گندم کی فصل کو تقویت ملنے کا امکان ہے۔

خام مال

پانچ سالہ اوسط اور گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ریچ کے موسم کی پہلی ششماہی کے دوران نہری پانی کے استعمال میں اضافہ ہو گیا (مکمل 2.1)۔ نمایاں بہتری پنجاب اور سندھ میں دیکھی گئی جہاں اکتوبر تا دسمبر 2019ء میں آبپاشی کے پانی کی رسید بڑھ گئی تھی۔¹

¹ اسپار کو کے اعداد و شمار کے مطابق آبپاشی کے پانی کی فراہمی میں پنجاب میں 24.5 فیصد اور سندھ میں 21.8 فیصد اضافہ ہوا۔

مزید برآں، خصوصاً نہ اور پنجاب میں گندم کی بوانی کے موسم میں گندشہ برسوں کی نسبت زیادہ بارشیں ہوئیں۔ علاوہ ازیں، گندم کی نصل میں نمود اور کاشت کے مرحلے میں درجہ حرارت کا گرنا کثائب کے وقت یا فتنیں بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں زرعی قرضوں میں بھی 16.5 فیصد کا خاصاً اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں مہینائی کی 11.1 فیصد شرح کو بھی شامل کیا جائے تو اس مدت کے لیے قرضوں میں حقیقی نمو تقریباً 5.4 فیصد بنتی ہے۔ معین سرمایہ کاری قرضوں کی تقسیم میں قابل ذکر اضافہ اس مدت کے دوران زرعی قرضوں کی نمایاں پیش رفتہ میں سے ایک ہے (باقس 2.1)۔

باقس 2.1: مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی قرضوں میں پیش رفتہ

چدیل 2.1.1: پہلی ششماہی کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم			
مو	م 20ء	م 19ء	ارب روپے، فویض میں
21.0	279.4	231	(I) فارم (I)
10.3	83.7	75.9	جس میں، کارپوریٹ کاشت کاری
9.8	291.3	265.2	غیر فارم (II)
95.8	120.4	61.5	جس میں، مرغبانی
12.2	148.8	132.6	جس میں، گلگبانی
15.0	570.7	496.2	چاری سرمایہ (I + II = اف)
28.6	22.5	17.5	(III) فارم (III)
55.9	21.2	13.6	غیر فارم (IV)
466.7	6.8	1.2	جس میں مرغبانی
40.5	43.7	31.1	مجموعی پیداواری قرضہ (III + IV = ب)
16.5	614.4	527.3	مجموعی قرضہ (الف + ب)
ذیغاہا کا مأخذ: بینک و دولت پاکستان			

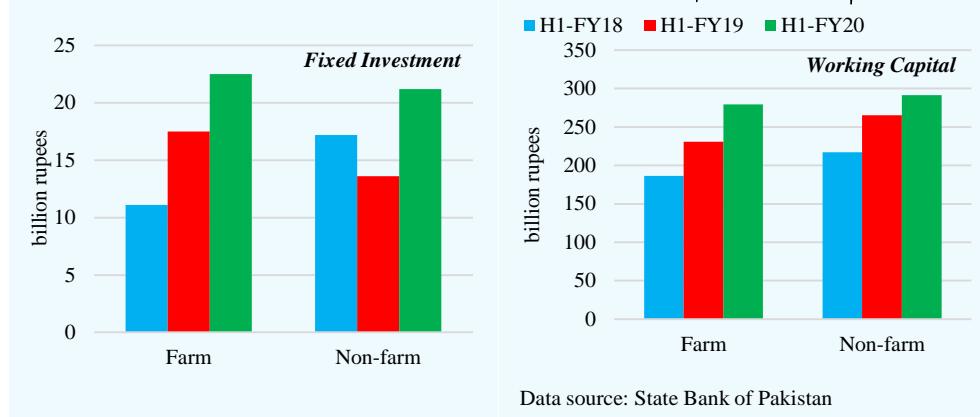
زراعت کے شعبے میں قرضوں کو بنیادی خام مال کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ زری رقوم کی آمد اور اخراج کا انحصار فعل کے پیداواری چکر پر ہوتا ہے۔ سیاست کی عارضی مددکات کے خاتمے کے حوالے سے اس کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسیٹ بینک قرض دینے کے رسمی اداروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ دیہی شعبے کو قرضے فراہم کریں۔ اسیٹ بینک کا بنیادی آلہ علمی اہداف منعین کرنا ہے۔ مرکزی بینک بھی قرض دینے والوں کے لیے دستاویزی رکاوٹیں دور کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہا ہے۔ ان پالیسیوں کی کامیابی اس حقیقت سے بھی عیا ہے کہ بینک تقریباً ہر سال اپنے اہداف کے حصول میں کامیاب رہے ہیں۔ مالی سال 10ء میں 260 ارب روپے کے خام قرضے دیے گئے تھے، جبکہ اب مرکزی بینک کا مالی سال 20ء کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم کا موجودہ 1,350 ارب روپے کا ہدف قابل رسائی ہے۔ یہ ایک دہائی میں چار گناہ سے زیادہ اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

اپنے مالی سال 20ء کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے اسیٹ بینک نے الکٹرائیک ویزہاؤس ریسیٹ فانسٹگ کی اجازت دی اور زرعی قرضوں کے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط (پی آرز) میں ترقیاتی قرضوں کی والبھی کی زیادہ سے زیادہ مدت 5 سال سے بڑھا کر 10 سال کر دی۔ الکٹرائیک ویزہاؤس ریسیٹ فانسٹگ سے کاشت کاروں کی قرضوں تک رسائی بہتر بنانے میں مدد لے گی اور اس کے تحت زرعی پیداوار اور اچناں کی ذخیرہ کاری پر قرضے دینے کے لیے بینکوں کو ویزہاؤس رسیدوں

پاکستانی معیشت کی کیفیت

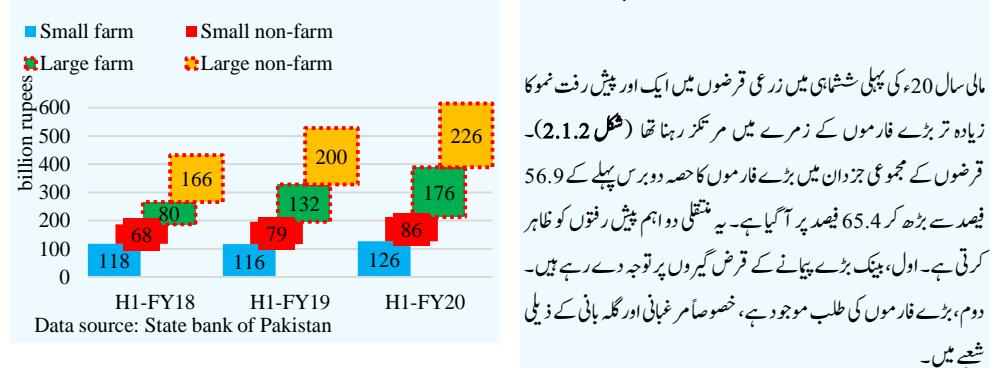
کو بطور مناتر قبول کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اسکم سے خصوصاً چھوٹے کاشت کاروں کو فائدہ پہنچ گا جنہیں عام طور پر زرعی اراضی کی عدم دستیابی کی وجہ سے قرض لینے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے فعل کی کتنائی کے بعد نقصانات میں کمی اور کاشت کاروں کے منافع کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اسیٹ یونک نے حال ہی میں قرضوں کی علاحدہ حدود میں اضافہ اور زرعی قرضوں کے اہل اجزا کو پذیریت کیا ہے۔

شکل 2.1.1: خام زرعی قرضوں کی تفصیل



یہ طرزِ فکر کا میتاب رہا ہے جس کی عکاسی مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اور جاری سرمائے کے قرضوں میں اضافے سے ہوتی ہے (شکل 2.1.1)۔ معین سرمایہ کاری کے لحاظ سے مرغبانی کے شعبے کے قرضوں میں خاص اضافہ دیکھا گیا اور پہلی ششماہی میں قرضوں کی خام تقييم گذشتہ برس کی اسی مدت کے 1.2 ارب روپے سے بڑھ کر 6.8 ارب روپے تک پہنچ گئی (جدول 2.1.1)۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مرغبانی کے شعبے کو جاری سرمائے کے قرضے تقریباً گئے اضافے سے بڑھ کر 120.4 ارب روپے پر آگئے۔ مرغبانی کے شعبے میں ترقیاتی اور جاری سرمائے کے قرضوں کی نمو سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اس شعبے کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔ گلدہ بانی/ ذیری اور کارپوریٹ کاشت کاری نے بھی جاری سرمائے کے قرضے بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے۔

شکل 2.1.2: چھوٹے بمقابلہ بڑے فارموں کے زرعی قرضے

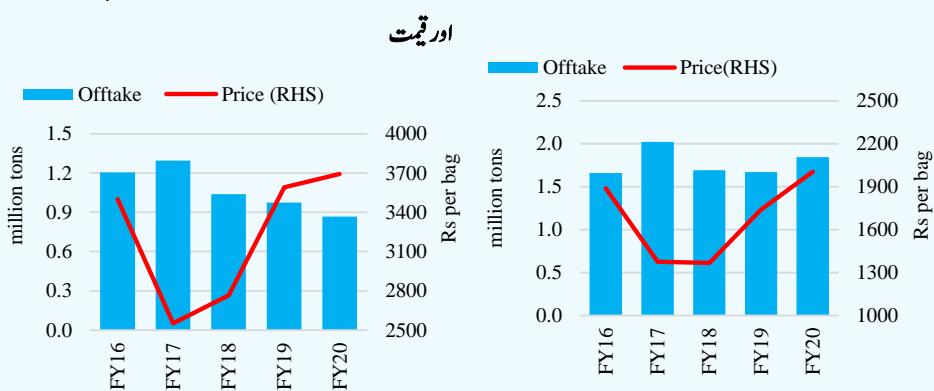


دوسری سماں پر ٹوٹ مال سال 20ءے

ادارہ جاتی قرض گاری کے لحاظ سے زرعی قرضوں کی نمودو تحریک روانی کر شل میکنون سے ملی، جن کا قرضوں کی تقسیم میں حصہ تقریباً 90 فیصد ہتا ہے۔ مانگرو فناں میکنون اور مالی اداروں کی کارکردگی کمزور رہی۔ اس کے واضح سبب کا تعین کرنا قبل از وقت ہو گا لیکن انداومنی لامنرگ / دھشت گردی کی فانسٹک سے منٹنے کے لیے حال ہی میں جاری کر دہرہ بہمناخ طور پر مانگرو فناں میکنون اور مالی اداروں کے قرضوں کی نمودوست کرنے میں کردار ہو سکتا ہے۔

خام مال کے ایک اور اہم جز کھاد میں ربع کے موسم میں ملا جلا رجحان دیکھنے میں آیا۔ اس مدت میں کھاد کے استعمال میں 10.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ڈی اے پی میں مسلسل کی کارچجان جاری رہا اور اس میں 11.0 فیصد کی ہوئی (شکل 2.2)۔ کھاد کے استعمال میں تبدیلی کا شت کاروں کی جانب سے مہنگی ڈی اے پی کے مقابلے میں سنتے یوریا کو ترجیح دینے سے ہوتی ہے۔ یوریا کی قیمت میں 15.2 فیصد اضافے کے باوجود یہ ڈی اے پی کے مقابلے میں 45.7 فیصد سستی ہے جبکہ اس مدت میں ڈی اے پی کی قیمت میں 2.8 فیصد اضافہ ہو سکا۔

شکل 2.2 (الف): دوسری سماں میں یوریا کا استعمال اور قیمت



خریف کی فصلوں کا جائزہ²

کپاس کی فصل مسلسل دوسرے برس بہتر کارکردگی نہیں دکھائی کیونکہ اس کی پیداوار گذشتہ برس کے مقابلے میں 4.2 فیصد کی کے ساتھ تقریباً 9.5 ملین گاٹھوں پر آگئی (جدول 2.1)۔ گذشتہ چند برسوں کی کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے 12.7 ملین گاٹھوں کا ہدف امید افزائنا۔ عبوری تھیں میں سے پتہ چلتا ہے کہ ہدف کے مقابلے میں پیداوار 25.7 فیصد کم رہی۔ پودے کی نمود کے اہم مراحل میں

² اس سیشن میں دیا گیا تجربہ 10 اکتوبر 2019ء کو منعقد ہونے والے ایف سی اے کے اجلاس کی رواداد پر مبنی ہے۔ جبکہ کپاس کی جانچ جائزہ کمیٹی برائے کپاس کی مطبوعات 13 مارچ 2020ء کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

پاکستانی معاشرت کی کیفیت

نمازگار موسم اور پانی کی کم دستیابی کے ساتھ کیڑوں کے حملوں (گلابی سٹڈی اور سفید مکھی) نے اہم کردار ادا کیا۔ حتیٰ کہ مجموعی رقبے میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 5.9 فیصد اضافہ ہو گیا، تاہم مجموعی طور پر اس کی کارکردگی پست یافت، خصوصاً سندرھ میں، کے سبب اچھے پیشگوئیوں پر بنا ہے۔

حدول 2.1: کیاس کی فصل کے تجھنے

ایسی صورت حال میں ملک کو خام کپاس درآمد کرنے کی ضرورت ہو گی کیونکہ ملکی کارخانوں میں اس کا استعمال او سطھ 12 ملین گانٹھیں سالانہ سے کافی زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماں سال 20ء میں 2.5 ملین گانٹھیں درآمد کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ ماں سال 20ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات گذشتہ برس کی سطھ سے کم رہیں گے لیکن اگلی ششماہی میں صورت حال بدل سکتی ہے۔

دوسری ششماہی میں گنے کی پیداوار کے نظر ثانی شدہ تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گذشتہ برس کی فصل کے مقابلے میں 0.7 فیصد اضافے کے ساتھ 67.7 ملین ٹن رہی۔ یہ ہدف سے 1.5 فیصد کم تھی۔ گنے کی فصل کے رقبے میں کمی، خصوصاً پختاں میں، اس کارکردگی کا آئندہ

میں چاول کی پیداوار 7.2 ملین ٹن کی سطح پر محدود ہی (جدول 2.2)۔ چاول کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں جزوی طور پر بلند ملکی قیمتیں اور زراعتی یافنتہ زرخوب پر غام مال کی دستیابی کی بدولت 8.2 فیصد اضافہ ہوا، تاہم سنہ میں چاول کی یافت میں کمی نے مجموعی پیداوار میں کمی کر دی۔

ریچ کاموں - گندم

ابتدائی تخمینوں سے ریچ کے موسم میں گندم کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس میں مجموعی طور پر 3.2 فیصد اضافہ ہوا جو وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے مقررہ ہدف سے 2.4 فیصد کم تھا (جدول 2.3)۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں نصف اضافہ پنجاب میں ہوا جہاں پر یہ گذشتہ برس کی سطح کے ساتھ ساتھ ہدف سے بھی تجاوز کر گیا۔ سندھ میں بھی گندم کے زیر کاشت رقبے میں 7.5 فیصد کا بلند اضافہ ہوا، اگرچہ اس کا زیر کاشت رقبہ ہدف سے تقریباً 1.6 فیصد کم تھا۔

جدول 2.2: جاول کی فصل کی کارکردگی						
نوفمبر میں						
	میں سے 20ء میں	میں سے 19ء میں	میں سے 20ء میں	میں سے 19ء میں	میں سے 20ء میں	میں سے 19ء میں
رقہ (پڑا، سینکڑا)						
6.6	3.4	2,029	1,869	1,904	1,841	پنجاب
12.4	-16.7	776	770	690	828	سندھ
8.2	-3.1	3,041	2,877	2,810	2,901	پاکستان
پیدوار (پڑا، سینکڑا)						
4.1	2.1	4,144	4,000	3,979	3,898	پنجاب
-7.7	-9.8	2,374	2,710	2,571	2,851	سندھ
0.1	-3.3	7,206	7,432	7,202	7,450	پاکستان
یافت (کلوگرام/ہیکٹر)						
-2.3	-1.3	2,042	2,140	2,090	2,117	پنجاب
-17.9	8.2	3,060	3,519	3,726	3,443	سندھ
-7.5	-0.2	2,370	2,583	2,563	2,568	پاکستان

ع = عبوری، ہ = ہدف

ڈیتا کامانڈ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق اور وفاقی کمیٹی برائے زراعت

اور وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کی پریس ریلیزوں کے مطابق ایف اے اور چین سے ٹڈی دل حملوں سے منٹنے کے لیے مدد طلب کی گئی۔

دو صوبوں (جن کا مجموعی پیدوار میں حصہ تقریباً 90 فیصد ہے) میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کے ساتھ بلند یافتہ کے پیش نظر امکان ہے کہ اس کے پیداوار پر ثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں خام مال کی بہتر صورت حال اور بوائی کی شروعات میں کم درجہ حرارت مالی سال 20ء میں گندم کی فصل کے امکانات کے لیے خوش آئندہ ہے۔ خصوصاً تو یہ ہے کہ یوریا کے استعمال میں اضافہ اور قرضوں کی تقسیم کی بلند سطح ثبت کردار ادا کرے گی۔ مختصر یہ کہ ٹڈی دل کے حملوں سے پیداوار میں کمی کا خطرہ ہے۔ فروری 2020ء میں ٹڈی دل کے بڑے حملوں سے متعلق قومی ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا اور وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کی پریس ریلیزوں سے ٹڈی دل حملوں سے منٹنے کے لیے مدد طلب کی گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جبہاں تک گندم کی سرکاری خریداری کا تعلق ہے تو حکومت نے اس کی امدادی قیمت مالی سال 19ء کے 1300 روپے سے بڑھا کر مالی سال 20ء میں 1,365 روپے کرداری ہے۔ اگرچہ یہ اضافہ مہگانائی کی سطح سے ہم آہنگ نہیں ہے، تاہم امدادی قیمت پر نظر ثانی گندم کی پیداوار پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اگر خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیاں ہدف کے مطابق 8.25 ملین ٹن گندم³ کی خریداری کر لیتی ہیں تو اس

سے کٹائی کے وقت اضافی عوای طلب پیدا ہو جائے گی، جو گذشتہ برس مفقود تھی۔ تاہم یہ ہدف بظاہر کافی امید افرا معلوم ہوتا ہے کیونکہ حکومت نے گذشتہ پانچ برسوں میں اوسطاً تقریباً 6 ملین ٹن خریداری کی تھی۔ وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو گذشتہ برس (جب مالی سال 13ء کے بعد گندم کی ملکی پیداوار اپنی کم ترین سطح پر تھی) صوبوں کی جانب سے خریداری میں کمی کے اثرات مالی سال 20ء میں گندم اور آٹے کی قلت کی صورت میں برآمد ہوئے تھے۔ سندھ نے گذشتہ برس گندم کی خریداری نہیں کی جبکہ پنجاب بھی خریداری کا ہدف حاصل نہیں کر سکا تھا۔ ایسی صورت حال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی اور ذیلی قومی سطھوں پر گندم کے سرکاری ذخائر کی موزوں سطھ کی دوبارہ تعریف وضع کی جائے۔

جدول 2.3: گندم کے نزدیکی اسٹریچ (نیکٹر)			
میں 20ء	میں 19ء	اصل	تجزیہ
ہفت	ہفت		
6636.7	6,560	6495.9	پنجاب
1131.5	1,150	1052.7	سندھ
747.2	900	724.1	خیبر پختونخوا
427.2	550	389.6	بلوچستان
8942.6	9,160	8662.3	پاکستان

ڈیتا کامانڈ: وزارت قومی غذايی سلامتی اور تحقیق

جدول 2.4: چھوٹی فضیلیں (ریٹ)

رقبہ ہزار، سیکٹر ز، پیداوار ہزار میٹر کٹ، نمو نیصد میں

رقبہ ہزار، سیکٹر ز، پیداوار ہزار میٹر کٹ، نمو نیصد میں		میں 19ء کی پیداوار		میں 20ء کا ہدف		برہد فضیل (نیکٹر)	
رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار
3	2	4,869	192	4,748	188	آلو	
1	0	2,106	148	2,080	148	بیاز	
18	4	526	983	447	943	چننا	
45	39	601	54	414	38	ٹماٹر	
46	33	9	17	6	13	مسور	

* میں 20ء کا ہدف / میں 19ء کی پیداوار

ڈیتا کامانڈ: وزارت قومی غذايی سلامتی اور تحقیق

³ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے فروری 2020ء میں 8.25 ملین ٹن گندم کی خریداری کا ہدف مقرر کیا تھا۔ یہ گذشتہ 5 برسوں کی پیداوار کی بنیاد پر گندم کی مجموعی پیداوار کے ایک تباہی حصے کو ظاہر کرتا ہے۔

چھوٹی فصلیں

اگرچہ ربيع کے موسم کے لیے چھوٹی فصلوں کی پیداوار کے ابتدائی تجھیئے بھی تک موصول نہیں ہوئے، تاہم مالی سال 20ء کے ابتداف سے مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی سے وابستہ توقعات کا ابتدائی جائزہ لیا جا سکتا ہے (جدول 2.4)۔ برہف علاقے اور پیداوار دونوں کے لحاظ سے سب سے قابل ذکر اضافہ ٹماڑ کی پیداوار میں ہوا ہے۔ مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی میں ٹماڑ کی قیمت تیزی سے بڑھ گئی تھی، ایسی پیش رفتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے پیداوار میں اضافہ خود کفارت کے لیے درست سمت میں ایک قدم ہو گا۔

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاسازی⁴

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں صنعتی شعبے کی پیداوار میں گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں کچھ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ خصوصاً مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار میں تیزی سے کمی کا عمل سنت ہو گیا۔ اس میں صرف 0.02 فیصد (مالی سال) کا معمولی اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 5.7 فیصد تک کمی ہوئی تھی (جدول 2.5)۔ اس نتیجے کو بڑی حد تک چینی کی پیداوار میں اضافے سے منسوب کیا جا سکتا ہے ورنہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو میں 2.7 فیصد تک کمی ہو جاتی۔ یہ کارکردگی حوصلہ افزای ہے لیکن اس سال چینی کی بروقت پیداوار سے مسلک موسمی عامل اور مالی سال 19ء میں پیداوار کی شروعات میں تاخیر کا مطلب ہے کہ یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ آیا یہ رجحان مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہ سکتا ہے۔

بعض دیگر ذیلی شعبوں نے بھی بہتر کارکردگی دکھائی۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں کھاد کے شعبے کی پیداوار میں اضافہ ہوا تاہم دوسری سہ ماہی میں اس کی رفتار کچھ سست پڑ گئی کیونکہ دسمبر 2019ء میں یوریا بانانے والے دو کارخانوں نے اس کی پیداوار روک دی تھی۔ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں سینٹ کی صنعت میں بلند برآمدات کے ساتھ ملکی طلب میں کچھ بحالی کی بدلت 6.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ چچلی سہ ماہی کے دوران اس میں کمی کار رجحان تھا۔ اگرچہ فولاد اور سینٹ کے شعبوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے لیکن مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بہتری کے باوجود دوسری سہ ماہی میں فولاد کا شعبہ مثبت نمو نہیں دکھاسکا۔

دیگر اہم صنعتوں کی نمو میں بدستور کی کار رجحان ہے جو معاشری ست رفتاری سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں کمی کے بڑے حصے کا ذمہ دار صرف گاڑیوں کا شعبہ ہے، تاہم اس کارکردگی میں گاڑیوں کی صنعت میں

⁴ اس سکیشن میں دیا گیا تجزیہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی صنعتوں کے جنوری 2020ء کے مقداری اشارے پر بنی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2.5: بڑے بیانے کی اشیاء سازی میں سال بیان مو

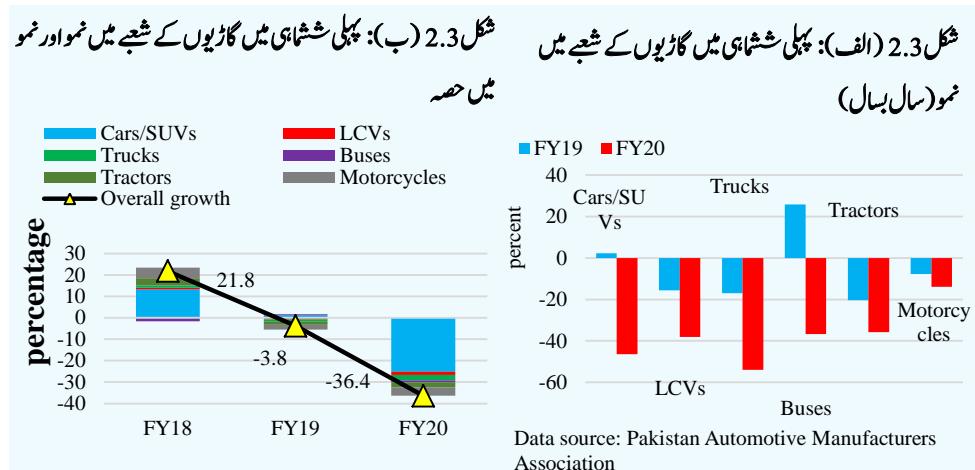
(نیصد)

بڑے بیانے کی اشیاء سازی	مکمل شہری						وزن
	دوسری سال ماہی	میں سال 2019ء	میں سال 2020ء	میں سال 2019ء	میں سال 2020ء	میں سال 2019ء	
بڑے بیانے کی اشیاء سازی	0.0	-2.9	-5.7	-0.5	-2.8	-1.7	70.3
بچکنائیں	0.5	-0.3	0.2	-0.2	0.4	-0.2	20.9
سوئی و حاگہ	0.1	0.0	0.2	0.0	0.1	0.0	13
سوئی آپریا	0.3	0.2	0.1	0.1	0.2	0.1	7.2
پٹ سن کی اشیا	3.5	-8.0	-14.8	-8.1	-5.3	-8.0	0.3
غذا	15.4	-7.6	-8.8	1.9	3.9	-3.3	12.4
چینی	97.1	-37.2	-	-	97.1	-37.2	3.5
گرگیت	-24.3	9.1	-34.5	4.4	-29.3	6.8	2.1
بناقی گھی	8.3	-0.7	2.0	4.1	5.1	1.7	1.1
خوردنی میں	13.9	-3.8	0.2	6.9	7.0	1.3	2.2
مشروبات	-9.5	8.1	-13.5	-6.7	-12.0	-1.7	0.9
پیڑو لیم مصنوعات	-5.9	-4.4	-14.5	-5.4	-10.3	-4.9	5.5
فولاد	-6.8	-12.4	-17.0	-2.9	-12.3	-7.6	5.4
غیر دھاتی معدنیات	6.3	-2.3	-0.9	0.1	2.9	-1.2	5.4
سینٹ	6.3	-3.0	-1.4	0.1	2.7	-1.6	5.3
گازیاں	-39.1	-6.4	-33.9	-1.2	-36.4	-3.8	4.6
جیپس اور کاربز	-54.6	-0.2	-38.6	4.7	-46.4	2.3	2.8
کھاد	-5.1	19.2	15.9	-4.8	4.9	6.5	4.4
ادویات	-0.7	-14.6	-11.9	-4.8	-6.2	-10.1	3.6
کاغذ	16.0	-7.5	-1.3	3.9	7.2	-2.0	2.3
ایکیشن و لکس	-6.1	23.1	11.0	16.9	1.9	20.1	2
کیکلز	0.4	0.3	-8.9	-6.7	-4.7	-3.3	1.7
کاسک سوڈا	-7.4	-5.3	-21.4	17.2	-14.7	5.3	0.4
چڑے کی مصنوعات	16.0	-4.1	6.3	0.5	11.2	-1.9	0.9

ڈینا کاماغنڈ: پاکستان دفتر شماریات

نواردوں کی پیداوار کو شامل نہیں کیا گیا۔ طلب میں کمی کے علاوہ پیڑو لیم کی صنعت ابھی تک فرانس آنکل پر بنی بھلی کے پلانٹس کی مرحلہ وار بندش کے حکومتی فیصلے کے اثرات سے باہر نکل رہی ہے۔ گذشتہ چند سماں میں ایکیشن و لکس صنعت کی عمومی بر قی موڑوں کی پیداوار میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا تھا لیکن اس کی پیداوار میں تیزی سے کمی ہوئی کیونکہ ریچ کے موسم میں پانی کی وافردستیابی نے پانی نکالنے کے پیپروں کی طلب کو گھٹا دیا تھا۔

مختصر یہ کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں بڑے بیانے کی اشیا سازی میں 2.8 فیصد سال بسال کی ہوئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ نمو کے امکانات بہت آزماء معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آئندہ مہینوں میں خصوصاً چینی اور کھاد کی پیداوار میں سست رفتاری متوقع ہے، لہذا، صنعتی شعبے کی حالی کے مرحلے کے بارے میں ابھی کچھ تیزین سے نہیں کہا جا سکتا۔



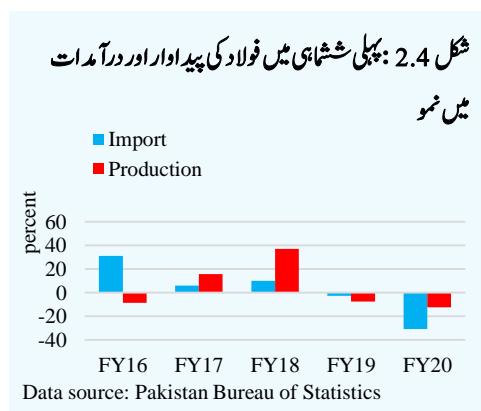
گاڑیاں

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی نمو میں 36.4 فیصد کی نموی میں ہوئی۔ مالی سال 06ء میں بڑے بیانے کی اشیا سازی کی نئی اساس متعین کرنے کے بعد سے یہ اس کی کم ترین سطح ہے۔ مزید برآں، اس شعبے میں مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں ہونے والی کمی پچھلی سہ ماہی سے زیادہ تھی۔ بڑے بیانے کی اشیا سازی کے اشارے میں اپنے وزن کی وجہ سے اس خراب کار کردگی میں اہم حصہ مسافر کاروں کے زمرے کا تھا۔ دیگر ذیلی شعبوں کی پیداوار بھی تیزی سے گر گئی (شکل 2.3)۔

گاڑیوں کے شعبے کے لیے بڑے بیانے کی اشیا سازی کے اعداد و شمار کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ طلب میں کمی کی اہم وجہ شرح متبادلہ میں روبدل تھا۔ اس کا جزوی سبب گاڑیوں کے پرزوں کی مقامی تیاری تھی۔ مزید برآں، گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں کمی کو مالیاتی سمجھائی اور سخت زری پالیسی سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً، مالیاتی کلفایت شعاری کے اقدامات کے سبب گاڑیوں کے لیے سرکاری شعبے کی طلب کمزور ہو گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

نئی کمپنیوں نے کسی حد تک گاڑیوں کی صنعت کے تحرکات کو تبدیل کیا ہے۔ چونکہ وہ گاڑیوں کے کئی زردوں میں موجودہ فریقوں کو مسابقت دے رہے ہیں، اس لیے یہ پہلا گاڑیوں کے شعبے کے سکٹنے کی رفتار اور شدت کو مزید بڑھا رہا ہے۔ فی الوقت ان فرموم کا پیداواری ڈیٹا بڑے پیمانے کی اشیاسازی کا حصہ نہیں ہے۔ اگر ان فرموم کی پیداوار کو بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی معلومات کے مجموعے میں شامل کیا جاتا تو یہ سکراومہبہت زیادہ نہیں ہوتا۔

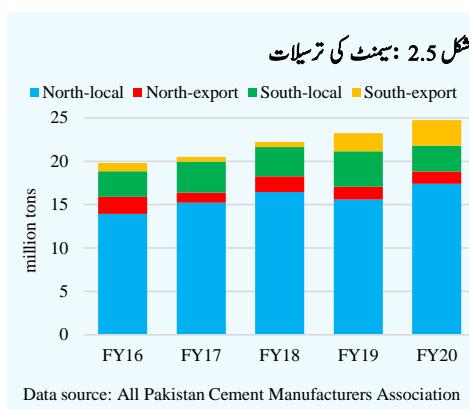


تمیرات اور مسلک صنعتی
مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی صنعت کی پیداوار میں 12.3 نیصد کی ہوئی (حکل 2.4)، تاہم مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں اس کے سکٹنے کی رفتار پچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں سست ہو گئی۔ بحیثیت مجموعی مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران فولادی چاروں میں کمی زیادہ نمایاں تھی جس سے معیشت میں کمزور تغیراتی سرگرمیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسکریپ کی درآمدات، خصوصاً چھوٹے پیمانے کے پیداوار فولاد کی صنعت میں ثانوی خام مال کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان کی مقدار میں بھی 17.0 نیصد کی آئی۔ اس مدت میں فولاد کی تیار مصنوعات کی نمو میں بھی 28.3 نیصد کی خاصی کی دیکھی گئی۔ تاہم، فولاد کی سادہ مصنوعات (فولادی چاروں) کی مستحکم طلب موجود رہی۔

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں سینٹ کی صنعت میں نمو کی رفتار بڑھ گئی۔ اس کی اہم وجہات میں سے ایک ٹلنگر کی برآمدات میں اضافہ تھا۔ دوسرا عامل بلند ترقیاتی اخراجات کے باعث ملکی طلب میں کچھ بہتری اور ترسیلات زر کے بہاؤ کا بڑھنا تھا جو نئی تغیرات پر اخراجات کا سبب ہو سکتا ہے۔

سینٹ کی ترسیلات پر آں پاکستان سینٹ میتو فیکچر رز ایسوی ایشن کے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 9.9 نیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلی سہ ماہی میں 2.6 نیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کارکردگی میں مقامی اور برآمدی فروخت کا حصہ برابر تھا جبکہ اس سے قبل نمو میں برآمدات کو بالادستی حاصل تھی۔ ڈیٹا کے مزید تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مقامی فروخت کی نمو میں سارا حصہ شمالی خطے کا تھا جبکہ جنوبی علاقے نے برآمدی کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا (حکل 2.5)۔

کلکٹر کی پیشہ برآمدات بگلہ دلیش کو بھیجی گئیں کیونکہ اس کے سابقہ رسد کارویت نام نے اپنی رسد چین کی مارکیٹ کی طرف منتقل کر دی تھی۔⁵ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں اس سے سیمنٹ کی مقامی صنعت کو فائدہ پہنچا۔ مقدار کے لحاظ سے سیمنٹ کی مجموعی برآمدات میں کلکٹر کا حصہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 47.5 فیصد تک پہنچ گیا جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 29.2 فیصد تھا۔ بھارت کو برآمدات نہ ہونے کے باوجود پورٹ لینڈ سیمنٹ کی برآمدات تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر تھیں جبکہ مالی سال 17ء اور مالی سال 18ء کے دوران ہماری سیمنٹ کی برآمدات میں بھارتی منڈی کا حصہ بچیں فیصد سے زیادہ تھا (باب 5)۔



تمیریات میں باہمی ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے سیمنٹ کی صنعت کے پیداواری منابع کے مقابلے میں فولاد کی پیداوار میں کمی، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے بعد سیمنٹ کے شبے میں صحت مند مار جن اور فالصل پیداواری گنجائش سے نشاندہ ہوتی ہے کہ سیمنٹ کے پیداکار اپنی نمو کی حکمت عملی کو برآمدات سے اچھی طرح ہم آہنگ کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں فولاد سازوں کی موجودہ پیداوار ملکی ضروریات سے خاصی کم ہے جو درآمدات کو ضروری بنادیتی ہے۔

اس عدم مطابقت کا ایک اور سبب بڑے بیانے کی اشیا سازی کے پرانے سروے کا نمونہ ہو سکتا ہے جن سے ان دونوں صنعتوں کے موجودہ زمینی حقوق کی عکاسی نہیں ہوتی۔ آخری بار بڑے بیانے کی اشیا سازی کی نئی اساس کا دوبارہ تعین مالی سال 06ء میں کیا گیا تھا اور تب سے اب تک اس میں کوئی اہم نظر ثانی نہیں ہوئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کیونکہ اس مدت کے دوران ان دونوں شعبوں میں نئی فرموموں کے قیام کے علاوہ موجودہ فرموموں نے پیداواری گنجائش کی توسعی میں بھارتی سرمایہ کاری کی ہے۔

کھاد

کھاد کی صنعت کی نمو میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 4.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ کھاد کی صنعت کے تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نمو کا سبب یوریا کے کارخانے،

⁵ عمده پاؤڈر والے پورٹ لینڈ سیمنٹ کے پروسیس میں کلکٹر کی پیداوار ہوتی ہے جو انبار یا پھر وہ کی شکل میں تیار ہوتا ہے۔ پورٹ لینڈ سیمنٹ کی تیاری کے لیے کلکٹر کو پیسا جاتا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

خاص طور پر چھوٹے یونٹ تھے۔ تاہم ڈی اے پی، ایس ایس پی اور ایس پی جسی دمگر کھادوں کی پیداوار مزید کم ہو گئی۔ ملک میں کھاد کے اطلاق میں عدم توازن کے پیش نظر یہ ایک اچھی پیش رفت نہیں ہے کیونکہ کاشت کاروں کو درآمدی کھاد کے مقابل پر قدرے زیادہ انحصار کرنا پڑے گا۔⁶

یوریا کے شعبج کے نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 20ء کی پہلی شماہی کے دوران اس میں مجموعی نمو 7.8 فیصد ہوئی جو بینیشنل فریلانزر ڈولپمنٹ سینٹر (این ڈی ایف سی) کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ برس کے 8.5 فیصد سے کچھ کم ہے۔ یوریا کے بڑے کارخانوں کی نمو کا تسلیم تیسرے برس بھی برقرار رہا کیونکہ اس مدت میں ان کی مجموعی پیداوار میں مزید 2.3 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔

یوریا کے چھوٹے کارخانوں نے گذشتہ برس کی کارکردگی پر انحصار کرتے ہوئے مالی سال 20ء کی پہلی شماہی میں 84.2 فیصد نمود کھائی۔ یہ پیداوار مالی سال 11ء کے بعد سے بلند ترین ہے۔ جیسا کہ پچھلی روپرٹ میں تشاہد ہی کی گئی ہے کہ کارکردگی کا دار و مدار ان یونٹوں کو گیس کی رسید پر ہوتا ہے۔ مالی سال 19ء کی پہلی شماہی میں ان یونٹوں کو گیس کی رسید کا بڑا حصہ دوسرا سہ ماہی میں موصول ہوا۔ مالی سال 20ء کی پہلی شماہی کے دوران چھوٹے کارخانے 6 میں سے 5 مہینوں میں گیس کی رسید کے حصول میں کامیاب رہے، جس سے کارکردگی میں بلند اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔

جدول 2.6 : پہلی شماہی میں کھاد کا توازن
میلین ٹن

میں سو ۲۰ء میں سو ۱۹ء میں سو ۱۸ء میں سو ۱۷ء میں سو ۱۶ء میں سو ۱۵ء میں سو ۱۴ء میں سو ۱۳ء میں سو ۱۲ء					
ابتدائی ذخائر	درآمدی رسید	ملکی پیداوار	مجموعی دستیابی	استعمال	برآمدات
0.2	0.1	1.1	1.7	0.2	ابتدائی ذخائر
0.1	0.1	0.0	0.0	0.3	درآمدی رسید
3.3	3.0	2.8	3.0	2.8	ملکی پیداوار
3.6	3.2	3.9	4.7	3.3	مجموعی دستیابی
3.3	3.1	3.2	3.7	2.7	استعمال
0.0	0.0	0.4	0.0	0.0	برآمدات
0.0	0.0	0.1	0.0	0.0	قمرد/دستیاب
0.2	0.2	0.3	1.0	0.6	کم ہوتے ذخائر

ڈیتا کا مأخذ: این ڈی ایف سی

چھوٹے یونٹوں کو گیس کی رسید میں تعطل کے سبب دسمبر 2019ء میں یوریا کی پیداوار رک گئی تھی۔ چونکہ یوریا وافر مقدار میں دستیاب تھی لہذا یہ تعطل فی الحال ملکی منڈی کو متاثر نہیں کر سکتا (جدول 2.6)۔ آگے چل کر ضروری ہے کہ حکومت ان یونٹوں کے لیے ایک واضح حکمت عملی وضع کرے جس سے انہیں آپریشنل رکھنے میں مدد ملے گی۔ ملک میں یوریا کی قلت کے باوجود زراعتی یافتہ گیس کی فراہمی اور پیداوار کے ایک خاص سلطنتی پہنچنے کے بعد گیس کی رسید فراہم نہ کرنے کی موجودہ پالیسی نہ صرف کھاد کی فرمومیں کارکردگی بلکہ اس

⁶ ایف اے او ڈیٹا کے مطابق پاکستان میں کھاد کے استعمال کا جگہ کاتائز و جنوں فریلانزروں کی طرف ہے جس کا سبب اس کی کم لaggت اور دستیابی ہے۔ غیر متوازن آمیزے کے استعمال کا نتیجہ پاکستان میں انسانوں کی کیافتوں کی صورت میں لکھتا ہے۔

کے ساتھ ساتھ ملک کی معاشی نمو کو بھی نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس رحجان میں بھی پورے سال کی پیداواری سطح میں کچھ یکسانیت ہونی چاہیے۔

کھاد کی مصنوعات کی پیداوار میں مسلسل چوتھے برس کی کاربجاحان رہا۔ یہ پیداوار مالی سال 13ء کے بعد سے کم ترین تھی۔ زراعت میں پیداواریت کو بڑھانے کے لیے ملک کو متوازن غذائی اجزا کی ضرورت ہے۔ کھاد کے مجوزہ استعمال کے تقاضے پورے نہیں کیے جا رہے جو دیگر ممالک کے مقابلہ میں فصل کی یافتہ میں کم نموکی و جوہات میں سے ایک ہے۔ اس پس منظر میں کھاد کی دیگر مصنوعات کی پیداوار میں کمی کا مطلب ہے کہ ملک کو یا تو ان اجناس کی درآمد کرنا پڑے گی یا پھر انہیں استعمال کیے بغیر گذارہ کرنا ہو گا۔

تمباکو

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت سگریٹ کی پیداوار میں 29.3 فیصد کی ہوئی۔ دو سطحوں پر مشتمل ایکساائز ڈیٹی کی ساخت دوبارہ متعارف کرانے سے ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم کے نفاذ اور طریقہ کار کے بارے میں بے یقینی اور اسمگل شدہ اور جعلی تبادل سگریٹوں سے جاری مسابقت مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں اس صنعت کی ترقی میں رکاوٹ بن گئی تھی۔

حکومت نے سگریٹوں کے لیے دو سطحوں پر مشتمل ڈیٹی کی ساخت اختیار کی تاکہ تمباکو کے استعمال کی حوصلہ شکنی اور اس ذیلی شعبے سے محصولات کی وصولی کو بڑھایا جاسکے۔ پیداوار میں مذکورہ کمی سے قطع نظر ممکن ہے کہ مختصر مدت میں اس کا استعمال اتنی شرح سے کم نہ ہوا ہو کیونکہ سگریٹ کے استعمال کی نوعیت عام طور پر قدرے غیر لپکدار ہوتی ہے۔ یہ حالات صارفین کی رسمی منڈی سے غیر رسمی شعبے کو منتقلی کا سبب ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں وفاقی حکومت ہدف کے مطابق محاصل مجمع کرنے سے قاصر رہی۔

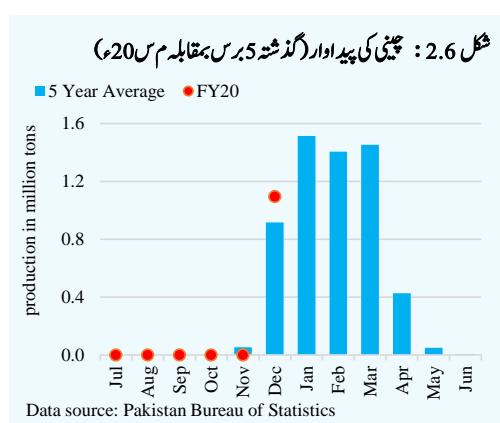
چینی

دسمبر 2019ء میں چینی کی صنعت کی پیداوار میں 1.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اسی میہینے میں 37.2 فیصد کی ہوئی تھی۔ پاکستان میں چینی کی پیداوار کا چکر نومبر تا اپریل جاری رہتا ہے جبکہ 90 فیصد سے زائد پیداواری سرگرمی دسمبر تا مارچ کے 4 مہینوں میں مرکوز رہتی ہے۔ سازگار موسم، گذشتہ برس کے بقیہ اسٹاک کے کم ہوتے ذخیر اور چینی کے کارخانوں میں مسابقت نے فرموں کو اس سال گنے کی جلد پچل کاری پر مجبور کر دیا (شکل 2.6)۔⁷ مالی سال 19ء کے مقابلے میں گنے کی پچل کاری کی بروقت شروعات کے نتیجے میں اساسی اثر

⁷ چینی کی پیداوار کے لیے سرد موسم موزوں ہے کیونکہ اس سے فصل میں سکر و زکا جز بڑھ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں چینی بنانے کی یافت بڑھ جاتی ہے۔

پاکستانی صنعت کی کیفیت

کی وجہ سے چینی کی پیداوار کی شرح نو غیر معمولی طور بلدر ہی۔ تاہم بحیثیت مجموعی اس کی پروسیئنگ لفڑیاً گذشتہ بر س کی سطح پر رہنے کی توقع ہے، کیونکہ پیداواری تجھیں مالی سال 20ء میں گئے کی پیداوار میں معمولی اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔



چینی کی صنعت کو متاثر کرنے والا ایک اور اہم عامل کاشت کاروں، کارخانے داروں اور حکومت کے درمیان گئے کی قیمت کے تعین کے طریقہ کارکے بارے میں پایا جانے والا عدم اتفاق ہے۔⁸ چونکہ گئے کی فصل تیار ہونے میں 12 مہینے سے زائد عرصہ لگ جاتا ہے، اس لیے کٹائی کے وقت قیمتوں کے تعین کا عالمی طریقہ کارفریقین کے مفاد میں نہیں ہے۔ مثلاً، جو کاشت کار و قوت اور وسائل کی سرمایہ کاری کرتے ہیں وہ اپنی سرمایہ کاری سے ہم آہنگ منافع چاہتے ہیں۔ پیداواری لاغت میں فرق پایا جاتا ہے جبکہ کاشت کی مدت میں طلب و رسید کی صورت حال بدلتی رہتی ہے۔ صورت حال میں تبدیلی کے ساتھ گئے کی کچل کاری کے آغاز پر قیمتوں کا عالمی تعین کا شت کاروں کے لیے فصل کے منافع کو متاثر کرتا ہے۔ دوسری جانب حکومت کی اعلان کردہ عالمی قیمت پر گئے کی خریداری چینی کے مکمل کارخانوں کو بین الاقوامی پیداکاروں کے مقابلے میں غیر مسابقتی بنا دیتی ہے۔ ملک کے پاس چینی کی پیداوار کی فاضل مقدار کی صلاحیت موجود ہے۔ تاہم فریقوں کے درمیان قیمتوں کے تعین کے معاملے پر اختلافات کا تسلسل گذشتہ دو برسوں سے گئے اور چینی کی پیداوار میں اتنا جڑھاؤ کا سبب ہن رہا ہے۔

ٹیکسٹائل

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی کارکردگی میں بحالی کی کچھ علامات نظر آئی ہیں کیونکہ اس شعبے کی پیداوار میں 0.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 0.2 فیصد کی ہوئی تھی۔ نمو کو تحریک دھاگے اور کپڑے کے اجزاء سے ملی جبکہ اونی اور پٹ سن کی اشیا کی پیداوار میں خاصی کمی آگئی۔ ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدات مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 3.9 فیصد نمو کے ساتھ 6.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے اس کی بلند ترین سطح تھی۔

⁸ قبل ازیں اس مسئلے کو بینک دولت پاکستان کی پاکستانی صنعت کی کیفیت پر پہلی سماںی روپرٹ برائے مالی سال 19ء میں اجاگر کیا گیا تھا۔

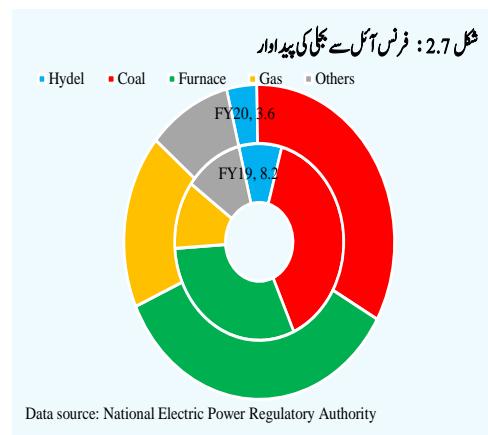
بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور برآمدی ڈیٹا کے درمیان فرق بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ ٹینکس آنل کی صفت مسلسل بلند رسیدی زنجیر سے منسلک صنعت پر منتقل ہو رہی ہے، جن کا احاطہ صنعتی پیداوار کے ڈیٹا میں نہیں کیا جاتا۔ اس مدت کے دوران ملبوسات کی برآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا جبکہ ثانوی صنعتی پیداوار کے بارے میں تجھے باپ 5۔ چند پیداواروں نے اندر وہی ساختی ثانوی خام مال (دھاگہ، کپڑا اورغیرہ) کو استعمال کرتے ہوئے اپنی توجہ برآمدی منڈی پر مرکوز کی ہے جبکہ قبل ازیں یہ تیار صنعتیات کی شکل میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں اپنا حصہ ڈال رہے تھے۔

الیکٹریکس

گذشتہ چند برسوں کے دوران بر قی موڑوں کی کارکردگی میں الیکٹریکس کے شعبے میں نمو کو بالادستی حاصل رہی ہے۔ بر قی موڑوں کی نمو میں کمی کے ساتھ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران الیکٹریکس صنعت کی نمو گر کر صرف 1.9 فیصد پر آگئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 20.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ گذشتہ تین برسوں کی پہلی ششماہی میں بالترتیب 10.9، 303.3 اور 31.3 فیصد کی نمو حاصل کرنے کے بعد بر قی موڑوں کی پیداوار مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 4.1 فیصد کی معقولی نمو حاصل کر سکی۔ موڑا جزا کی پیداوار میں کمی کو دیکھی علاقوں میں گذشتہ چند میں بیوں کے دوران پانی کی محدود طلب سے منسوب کیا جا سکتا ہے جو ملک میں پانی کی خاطر خواہ دستیابی سے ہم آہنگ ہے۔

پیٹرولیم

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم کے شعبے میں 10.3 فیصد سکڑا دیکھا گیا۔ تاہم مالی سال 20ء کی پہلی سماں کا دوسری سے مقابل کیا جائے تو دوسری سماں میں سکڑنے کی رفتار کافی سست ہے۔⁹



چند مستثنیات کو چھوڑ کر صنعتیات کے تقریباً تمام زمرہوں میں وسیع البیناد کی ہوئی۔ فرانس آنکل کے مرحلہ وار خاتمے اور خام مال کی بلند قیتوں نے رسید کیا جبکہ مہنگی اشیا کی صارفی قیتوں اور کمر شل سرگرمیوں میں کمی طلب کو کم کرنے کا باعث

⁹ مالی سال 20ء کی پہلی سماں میں پیٹرولیم شعبے کی نمو میں 14.5 فیصد کی ہوئی تھی جبکہ دوسری سماں میں 9.5 فیصد کی دیکھی گئی۔

پاکستانی معاشرت کی کیفیت

بنی۔ اس کے نتیجے میں فرانس آئل، پیٹرول اور ڈیزل کی مصنوعات کی پیداوار میں دو ہندسی کی دیکھنے میں آئی۔ کونکے اور آبی بجلی کی رسید میں بہتری نے فرانس آئل اور ڈیزل کی طلب کو کم کر دیا، جس نے صنعت کی نامویں منفی اثرات مرتب کے (فہل 2.7)۔

جدول 2.7: شعبیہ خدمات کے منتخب اظہاریے (پہلی ششماہی)

تھوک و خرده تجارت (18.9 فیصد)		
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور موادلات (12.9 فیصد)		
مالیات اور بیمه (3.5 فیصد)		
-38.8	52.2	شعبہ جاتی قرضوں کا استعمال، بہاؤ (ارب روپے)
23.2	28.0	درآمدات (ارب ڈالر)
-3.4	-1.8	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (سال بیان نہ)
614.4	527.3	رزغی ترضہ (تضمیں، ارب روپے)
عومی حکومت کی خدمات (8.4 فیصد)		
6.3	7.2	ٹرانسپورٹ شعبے کو پیغمبر ایم مصنوعات کی فروخت (ملین)
11,488	24,559	کمر شکر گاز یوں کی فروخت (اکائیاں)
78.2	72.7	موباکل فون کی گنجائیت (ملین)
78.0	50.5	برادری ایمنیز کے استعمال کنندگان
21,991.3	19,682.1	اشانش جات (ارب روپے)
15,953.5	14,254.2	فیپارٹس (ارب روپے)
88,030	72,753	منافع بعد از ٹکس (ارب روپے)
8.6	8.0	انقیش کا تناسب
عومی حکومت اور دفاع پر اخراجات ** (ارب روپے)		
2,450.3	1,796.7	عومی حکومت اور دفاع پر اخراجات ** (ارب روپے)
تووث بربکیٹ میں دی گئی تقریبی میں سال 19 میں شعبہ جاتی حصے بین		
** ایڈیٹ بینک کی جانب سے آئی ایس آئی 4 کی درجہ بندی کو اختیار کرنے کے بعد سے تھوک و خرده اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور موادلات کے زمروں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ لہذا، شعبہ جاتی قرضوں کے برکیس کے استعمال کی فی کس پیمائش ممکن نہیں۔		
** خاتر، آخر دسمبر 2019 تک۔		
*** صرف وفاقی حکومت۔		
ڈی ٹیکا ماخذ: بینک دولت پاکستان، پی بی ایس، او سی اے سی، پی اے ایم اے، پی ٹی اے اور وزارت خزانہ۔		

خدمات 2.4

خدمات کے شعبے کی پیداوار میں تھوک اور خردا
تجارت کی سرگرمی کا بڑا حصہ ہے اور مالی سال 20ءء
کی پہلی ششماہی میں ان کی کارکردگی خراب رہی۔
بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور شعبہ جاتی قرضوں کے
استعمال جیسے پر اکسی اظہاریوں میں پہلی ششماہی کے
دوران سال بسال کم نمو ہوئی (جدول 2.7)۔ اس
کے مقابلے میں شعبہ جاتی قرضوں کا بہاؤ گذشتہ
برس کی اسی مدت میں ثبت رہا تھا، حتیٰ کہ خدمات کا
شعبہ اپنا مالی سال 19ءء کا ہدف حاصل نہیں کر سکا
تھا۔ درآمدات میں بھی تیزی سے کمی ہوئی، جسے
ملک میں جاری لگلی معاشی استحکام کے اقدامات سے
منسلک کیا جا سکتا ہے۔

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹریناپسورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے جز میں کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں گذشتہ برس کی نسبت تیزی سے کمی ہوئی جبکہ اس کے ساتھ ٹریناپسورٹ کے شعبے کو پیغام دیلم مصنوعات کی فروخت بھی رہی۔ علاوہ ازیں ایکسل لوڈ کا منسلہ (جسے ظاہر اکتوبر 20ء میں حل کر لیا گا تھا)

اکتوبر 2019ء میں ایک بار پھر سامنے آیا جس کے نتیجے میں جنوری 2020ء میں سامان کے ٹرانسپورٹروں نے آٹھ دن ہر ہفتا کی۔ اس پس منظر میں ٹرانسپورٹ کے ذیلی جز سے نمو میں کمی سے ابھرنے والے خطرات سال کی تقیہ مدت میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

موالصلات کے ذیلی جز موبائل فون کی گنجائیت میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا اور براؤڈ بینڈ کے استعمال کنندگان کی تعداد میں قابل تعریف اضافہ ہوا۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت موبائل فون کی درآمدات بھی 69.2 فیصد بڑھ گئیں (امریکی ڈالر میں مالیت کے لحاظ سے)۔¹⁰ موالصلاتی خدمات سے منسلک سرگرمیوں کو وسط تا طویل مدت میں ڈجیٹل پاکستان انی شیٹو کے دسمبر 2019ء میں افتتاح سے مزید فروغ حاصل ہو سکتا ہے، جس میں رسانی اور سکنی یوں کو اہم ستونوں کی بھیت دی گئی ہے۔

مالیات اور بیمه کے لحاظ سے بھیتیت مجموعی بیکاری نظام کے بعد از ٹکس منافع میں جو لائی تاد ستمبر 2019ء میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 21.0 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ انٹیشن کا تناسب دسمبر 2019ء تک بڑھ کر 8.6 فیصد تک پہنچ گیا، جس میں واجب الادا (خام) غیرفعال قرضوں کی مالیت 761 ارب روپے ہے۔ مجموعی غیرفعال قرضوں کی رقم میں یہار صنعتی یونیوں کے قرضوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جنوری 2020ء میں پاکستان کارپوریٹ ری اسٹرکچر گرگ کمپنی لمبیڈ (پی سی آر سی ایل) کے قیام کے بعد ایسے قرضوں کی بھالی کا امکان موجود ہے۔¹¹ فوری ری اسٹرکچر گرگ اور یہار یونیوں کے اسپانسروں کی جانب سے تازہ ایکیوٹی کے ادخال سے اس اقدام کی کامیابی میں مدد مل سکتی ہے۔

¹⁰ خصوصاً موبائل فون کی درآمدات مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے 364 ملین ڈالر کے مقابلے میں بڑھ کر 616.1 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔

¹¹ پی سی آر سی ایل دس کرشش یونیوں نے مل کر قائم کیا ہے جن میں جیبیٹ بینک، بینشل بینک آف پاکستان، یوتا بینک بینک، ایم سی بی، الائیڈ بینک، میزان بینک، بینک الفلاح، بینک الحبیب، حبیب میٹر و پولیٹن بینک اور فیصل بینک شامل ہیں۔ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بخواں ”پاکستان کارپوریٹ ری اسٹرکچر گرگ کمپنی لمبیڈ“ جو 10 جنوری 2020ء کو جاری کی گئی۔